انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۴ روپے ۸ آنے
سہ ماہی ۲ روپے ۱۲ آنے

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بارگاہِ ایزدی میں دو دعائیں

(۱) ربّنا اغفر لنا ذنوبنا وادفع بلایانا وکروبنا ونجّ من کلّ ھمّ
اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہماری مصیبتوں اور دکھوں کو ہم سے دُور فرما۔ ہمیں اپنے دل کے ہر غم سے
قلوبنا وکفّل خطوبنا وکن معنا حیثما کنا یا محبوبنا واستر عوراتنا
نجات دے۔ اور ہمارے تمام کاموں کا آپ متکفل ہو۔ اے ہمارے محبوب تو ہمارے ساتھ ہو جہاں کہیں ہم ہوں۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما
واٰمن روعاتنا انا توکلنا علیک وفوضنا الامر الیک انت مولٰنا
اور ہماری گھبراہٹوں کو امن سے بدل دے۔ اے ہمارے رب ہم تجھی پر توکل کرتے ہیں۔ اور اپنا تمام معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں۔
فی الدنیا والاٰخرۃ وانت ارحم الرّاحمین۔ اٰمین یا ربّ العالمین
تو ہی ہمارا مولا ہے دُنیا اور آخرت میں۔ اور تو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۱ طبع دوم)

(۲) "اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دُعائیں سُن لے۔ اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے۔ اور ہمیں وُہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے۔ اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کیجائے۔ اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے۔ جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اعصابی کمزوری کے علاوہ گلے میں درد۔ زکام اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

پانچ چھ روز کے وقفہ کے بعد آج پھر بارش ہو رہی ہے۔ جس سے فصلوں کو نقصان پہونچنے کا خطرہ خیال کیا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ رحم فرمائے۔

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے دو متضاد

حلفیہ بیان

۱۶ فروری ۱۹۳۸ء کو مولوی محمد علی صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں مصری پارٹی کی شہادت صفائی میں پیش ہوئے۔ کورٹ سب انسپکٹر کے سوال پر مولوی صاحب نے بتایا۔ کہ میں انگریزی ریویو آف ریلیجنز کا ایڈیٹر ہوتا تھا جب پوچھا گیا کہ کیا آپ نے اس رسالہ میں بانئے سلسلہ احمدیہ کو نبی کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ تو مولوی صاحب نے جواب کی بجائے کہا۔ اس طرح لمبی بحث ہو جائے گی۔ اس پر سوال چھوڑ دیا گیا۔ مطلق دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مولوی صاحب کہہ چکے تھے۔ کہ:۔

"حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔"

اس سے قبل مولوی محمد علی صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو باقرار صالح کہا تھا۔

"مکذب مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعیٔ نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

مقام وہی گورداسپور تھا۔ گواہ بھی وہی تھا۔ دونوں مرتبہ اس کا حلفیہ بیان ہوا۔ مگر ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعیٔ نبوت تسلیم کیا اور اسی بنا پر آپ کے مکذبین کو کذاب قرار دیا۔ لیکن ۱۹۳۸ء میں اسی گواہ نے کہا "حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔" کیا ۳۴ سال کے عرصہ کی وجہ سے یہ تبدیلی آ گئی۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۴ء کے بعد مدعی نبوت" ہونے سے انکار کر دیا تھا؟ غیر مبائعین خواہ کچھ کہیں۔ سچ یہی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے پہلے عقیدہ سے منحرف ہو چکے ہیں ۱۹۰۴ء میں انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سامنے کھڑے نظر آتے تھے۔ اگر وہ ۱۹۳۸ء کی طرح کہتے کہ آپ کا دعویٰ نبوت کا نہیں۔ تو فوراً تردید ہو جاتی۔ مگر اب مولوی صاحب کو یہ خطرہ نہیں اس لئے وہ منحرف ہو گئے۔ کیا کوئی غیر مبائع دوست سنجیدگی اور تہذیب سے مولوی محمد علی صاحب کے ان دو متضاد بیانات میں تطابق ثابت کر سکتا ہے

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۲ فروری ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ÷

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱۶۹	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۷۰	امام بی بی صاحبہ	" "
۱۷۱	مہتاب بی بی صاحبہ	" "
۱۷۲	محمد رمضان صاحب	" "
۱۷۳	عبد الغنی صاحب	" "
۱۷۴	محمد طفیل صاحب	" "
	تحریری بیعت	
۱۷۵	محمد شفیع صاحب	تھرپارکر
۱۷۶	نذیر بیگم صاحبہ	" شیخوپورہ
۱۷۷	غلام خان صاحب	" گجرات
۱۷۸	غلام حیدر صاحب	ضلع سرگودھا
۱۷۹	بہادر خان صاحب	" "
۱۸۰	غلام فاطمہ صاحبہ	" گورداسپور
۱۸۱	محمد لطیف الرحمٰن صاحب	" کٹک
۱۸۲	غلام بی بی صاحبہ	" گورداسپور
۱۸۳	حاکم بی بی صاحبہ	" "
۱۸۴	جھنڈے خان صاحب	" "
۱۸۵	کرامت علی صاحب	۲۴ پرگنہ
۱۸۶	طالعہ بی بی صاحبہ	" نوابشاہ (سندھ)
۱۸۷	زبیدہ بانو صاحبہ	علی گڑھ
۱۸۸	غلام سرور صاحب	ضلع شیخوپورہ

قبر پر پھول ڈالنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فتویٰ

ایک صاحب کا جنازہ باہر سے آیا اس کے اعزہ اپنے ساتھ کچھ پھول لائے ہوئے تھے جب قبر کی تیاری کے بعد یہ پھول قبر پر ڈالے گئے تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسے ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایسی باتیں بدعت میں داخل ہیں۔ قبرستان کو پھولدار پودوں سے سجانا اور بات ہے۔ مگر قبروں پر پھول ڈالنے سے بدعت کا دروازہ کھلتا ہے۔ احباب اس فتویٰ کو نوٹ فرما لیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

منزلِ سلوک کے متعلق ضروری امور

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

تقویٰ کہاں جو قلب میں خوف خدا نہیں ... ایماں نہ دل میں رہ سکے گر اتقا نہیں

جتنا بھی ہو سکے تو ادب کو نگاہ رکھ ... طے منزلِ سلوک ادب کے سوا نہیں

خوف و رجاء نفس تری رہ میں روک ہے ... چلنا ہوائے نفس پہ راہ ھدیٰ نہیں

جو دل میں غیر حق ہے تو اسکو نکال ڈال ... مسلم نہیں جو مولےٰ پہ ہوتا فدا نہیں

بے عشق ہو سکے گا نہ حاصل یہ مدعا ... کامل سلوک کیسے جو عشق و وفا نہیں

تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

تحریک جدید سال چہارم میں جن احباب نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ یکمشت ماہ دسمبر یا جنوری میں ادا کریں گے۔ لیکن وہ ادا نہیں کر سکے وہ اس ماہ میں اپنا وعدہ پورا فرمائیں۔ نیز وہ احباب جنہوں نے قسطوار ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ دسمبر جنوری کی قسطیں اگر ادا نہیں کر سکے۔ تو فروری کی قسط کے ساتھ ادا فرمائیں۔ تا زیادہ قسطیں بقایا ہو کر آخر میں زیادہ بوجھ محسوس نہ ہو۔ احباب کو یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ اختیاری ہے۔ مگر اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب اور قرب الٰہی کا باعث ہوتا ہے۔ پس سابقون الاولون کے ثواب میں شامل ہونے کیلئے احباب کو جلد سے جلد وعدہ کا ایفا کر کے رضا الٰہی حاصل کرنی چاہئے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

گئو رکھشا اقتصادی لحاظ سے

گائے کے تقدس کا جذبہ ہندوؤں کے قلوب میں کچھ اس طرح سرایت کر چکا ہے۔ کہ وُہ کسی صورت میں بھی اسے نکال نہیں سکتے۔ حتےٰ کہ مونہہ سے یہ کہنے کے باوجود کہ وُہ گائے کو مذہبی حیثیت سے کسی قسم کی تقدیس نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ جذباتی لحاظ سے بھی اس کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔ اسکی تقدیس دوسروں سے بھی کرانا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے آزاد خیال۔ اور ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہندو بھی اس ادھیڑ بن میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو ہندوستان میں گائے کا ذبح ہونا بند کرا دیا جائے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے ایک جائز حق سے جس کا مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے استفادہ ان کے لئے ضروری ہے۔ محرُوم کر دیا جائے:۔

کانگرس کا اجلاس جو حال میں ہوا۔ اس کی ایک بہت بڑی خصُوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس میں مختلف طریقوں سے گائے کو غیر معمولی مگر بالکل غیر ضروری اہمیت دی گئی ہے۔ سب سے اول صدر کانگرس کی رتھ میں ۵۱۔ بیل جوت کر یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ ہندوستان کی نجات بیلوں سے ہی وابستہ ہے۔ پھر بڑی دوڑ دھوپ سے پانچ سو گائیں جمع کی گئیں۔ پھر ایک لمبی بیماری کے بعد گاندھی جی نے کانگرس کے احاطہ میں جو سب سے پہلی تقریر کی۔ وُہ نہ تو ہندوستان کی سیاسی مشکلات کے حل کرنے کے متعلق تھی۔ نہ بہار اور یو۔پی کی وزارتوں کے استعفوں کے متعلق تھی۔ نہ فاقہ کش قیدیوں کے متعلق تھی۔ نہ وزارتوں۔ اور گورنروں کے تعلقات کے متعلق تھی بلکہ وُہ "گئو رکھشا" کے متعلق تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ بقول اخبار "پرتاپ" مہاتما گاندھی کو دو کام سب سے پیارے ہیں کھدر اور گئو ماتا کی رکھشا" گاندھی جی نے اس موقعہ پر کہا:۔

"گئو رکھشا کا معاملہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بدقسمتی سے ہم نے اس معاملہ کو وُہ اہمیت نہیں دی جس کا یہ مستحق ہے ہماری لاپرواہی۔ اور جہالت کی وجہ سے گئو رکھشا کا سوال پیچھے رہتا جاتا ہے۔ گئوؤں کی اچھی نسلیں مٹتی جا رہی ہیں"

گویا گاندھی جی اور ان کی وساطت سے تمام کانگرس کے سامنے اس وقت سب سے اہم اور سب سے ضروری۔ اور سب سے مقدم امر گئو رکھشا ہے سردار پٹیل نے جب گاندھی جی سے گائیوں کی نمائش کے افتتاح کے لئے درخواست کی۔ تو گو ان کے مُونہہ سے بے اختیار نکل گیا۔ کہ "گئو رکھشا پر دو طریق سے غور کرنا ہے۔ ایک مذہبی نقطۂ نظر سے اور دوسرے اقتصادی نقطۂ نظر سے۔ چونکہ ہم گائے کی پوجا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں گائے کی حفاظت کرنی چاہیئے"

گویا گئو رکھشا کی مہم بڑے زور شور کے ساتھ اس لئے شروع کی گئی۔ کہ ہندو اس کے ساتھ مذہبی جذبات وابستہ رکھتے ہیں۔ اور اس وجہ سے وُہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمان گائے ذبح کرنے کا حق استعمال کر سکیں۔ لیکن گاندھی جی نے اس موقعہ پر عجیب پیچ ڈالتے ہُوئے کہا:۔

"پوجا سے یہ مطلب نہیں۔ کہ پھول لے کر اور دھوپ جلا کر گائے کے سامنے گھنٹی بجائی جائے۔ یہ تو کورا احمق پن ہے۔ اور پوجا کے اصلی معنوں کو فراموش کر دینا پوجا کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ پیار کے ساتھ صحیح استعمال۔ وہ استعمال کیجئے دودھ پیجئے۔ آپ کو اچھا دودھ مل سکے۔ اچھا گھی مل سکے۔ اس کا انتظام کیجئے"۔

قطع نظر اس سے۔ کہ گئو پوجا کے یہ معنی عام ہندو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ ہندو اخبارات نے پورے زور کے ساتھ گاندھی جی کی "تائید" شروع کر دی ہے۔ چنانچہ "ملاپ" ہندوستان میں دودھ۔ گھی کی کمی کا ذکر کرتا ہُوا۔ اور بیرونی ممالک سے ہندوستان میں دودھ کی درآمد کا حوالہ دیتا ہُوا لکھتا ہے۔

"یہ ہے اصلی مسئلہ اور آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ قطعی اقتصادی ہے مذہب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ملک کی اقتصادی بہتری ہندو بھی اسی طرح چاہتے ہیں جس طرح مسلمان۔ اور مسلمان بھی اتنی ہی چاہتا ہے جتنی کہ ہندو"

پھر لکھا ہے:۔

"آسٹریلیا اور ہالینڈ والے گئو کو ماتا مان کر اس کی پوجا نہیں کرتے۔ پھر بھی گائے کے اصل پجاری وہی ہیں۔ وُہ گائے کی قدر جانتے ہیں۔ اس کی قیمت پہچانتے ہیں"

اخبار "پرتاپ" اسی سلسلہ میں لکھتا ہے:۔

"مہاتما گاندھی جن باتوں کے لئے گائے کی رکھشا چاہتے ہیں۔ وُہ ہندو اور غیر ہندو سب پر حاوی ہیں" لارڈ لنلتھگو عیسائی ہیں لیکن وُہ بھی گائے کی رکھشا کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ جب سے وُہ آئے ہیں گائے کی اعلےٰ نسل پیدا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس مطلب کے لئے انہوں نے کچھ اعلےٰ نسل کے سانڈ دان بھی دئے ہیں"

ان سطور میں گئو رکھشا کی جو وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق جو مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہُوئے مسلمانان ہند بڑی خوشی سے گئو رکھشا کے متعلق برادران وطن کی خواہش پُوری کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ گئو رکھشا کو اقتصادی حدُود کے اندر محدُود رکھا جائے۔ اور اگر گاندھی جی کے الفاظ اور ان کی مندرجہ بالا تشریح کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو اس میں کچھ بھی مشکل پیش نہیں آسکتی۔ گاندھی جی کا ارشاد گئو رکھشا کے متعلق یہ ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے۔ جس سے اچھا دودھ۔ اور اچھا گھی مل سکے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اعلیٰ نسل کی دودھ دینے والی گائیں پالی جائیں۔ اور اس کا انحصار چارہ کی عمدگی اور کثرت پر ہے۔ لیکن چونکہ دودھ دینے کے ناقابل یا اخراجات کے مقابلہ میں کم دودھ دینے والی گائیوں اور بے کار بیلوں کی طبعی عمر تک پرورش چارہ وغیرہ کی کمی کا باعث بڑا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے اعلےٰ قسم کی گائیں کثرت سے نہیں رکھی جا سکتیں اور اس طرح اقتصادی طور پر نقصان پہونچ رہا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ والے اگر اس نقصان سے محفوظ ہیں۔ اور وہاں اعلےٰ نسل کی ایسی گائیں ہیں جن کا دودھ ہندوستان تک پہونچتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہاں بے کار اور اقتصادی لحاظ سے نقصان رساں گائیوں کی پرورش نہیں کی جاتی۔ بلکہ ان کے گوشت اور چمڑے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ یہی صورت اگر ہندوستان میں آزادی کے ساتھ اختیار کی جاسکے تو یہاں بھی اعلےٰ نسل کی گائیں کثرت سے پیدا ہو سکتی اور ان سے اقتصادی لحاظ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے:۔

اب جبکہ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ گائے کی حفاظت محض اقتصادی نقطۂ نگاہ سے ہونی چاہیئے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ بے کار گائے بیلوں کا گوشت استعمال کرنے کی مسلمانوں کو کھلی اجازت ہونی چاہیئے۔ وُہ یہ پابندی اپنے اوپر عائد کرنے کے لئے بخوشی تیار ہیں۔ کہ گائیں اقتصادی لحاظ سے مفید ہوں۔ ان کی پرورش کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور اس بارے میں پورا پورا تعاون کریں۔ کیا گاندھی جی کے نقطۂ نگاہ کی حمایت کرنے والے ہندو صاحبان اس پر غور کر کے صحیح نتیجہ کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں:۔

تعلیم و تربیت

تمباکو کے نقصانات

اور

جماعت کو اس کے ترک کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت

برائیوں کی اقسام

جس طرح نیکیوں کی بہت سی اقسام ہیں اس طرح بدیوں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض بدیاں اپنی ذات میں بہت ہی اہم اور خطرناک ہوتی ہیں۔ مگر وہ عموماً بدی کے ارتکاب کرنے والے کی ذات تک محدود رہتی ہیں۔ اور دوسروں تک ان کا اثر جلدی نہیں پہنچتا۔ لیکن اسکے مقابل پر بعض بدیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ گو وہ اپنی ذات میں زیادہ اہم اور خطرناک نہ ہوں۔ لیکن ان کے متعدی ہونے کا پہلو بہت غالب ہوتا ہے۔ اور وہ ایک تیز آگ کی طرح اپنے ماحول میں پھیلتی جاتی ہیں

تمباکو اور زردہ

ان موخر الذکر خرابیوں میں سے تمباکو اور زردہ کا استعمال نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اور آج کل تو اس مرض نے ایسی عالمگیر وسعت حاصل کر لی ہے کہ شائد دنیا کی کوئی اور خرابی اس کی وسعت کو نہیں پہنچتی۔ مرد عورت بچے بوڑھے۔ امیر غریب سب اس مرض کا شکار نظر آتے ہیں۔ اور چونکہ انسانی فطرت میں تنوع کی محبت بھی داخل ہے۔ اس لئے تمباکو کے استعمال کو اس کی وسعت کے مناسب حال تنوع بھی غیر معمولی طور پر نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ حقہ سگرٹ سگار اور بیڑی مع اپنی گوناگوں اقسام کے اور پھر زردہ اور نسوار وغیرہ تمباکو کے استعمال کی ایسی معروف صورتیں ہیں کہ اس اضافہ کا بچہ بچہ ان سے واقف ہے۔ اور یہ عادت مشرق و مغرب کی حدود سے آزاد ہو کر دنیا کے کونے کونے میں راسخ ہو چکی ہے۔ اور دیہات و شہروں ہر دو میں ایک سی حکومت جمائے ہوئے ہے:۔

خفیف قسم کا نشہ یا خمار

میں چونکہ خدا کے فضل سے اس مذموم عادت کی کسی نوع میں بھی کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ اور بچپن سے اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا آیا ہوں۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ تمباکو میں وہ کونسی کشش ہے۔ جس نے دنیا کے کثیر حصہ کو اس کا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ لیکن سننے سنانے سے جو کچھ معلوم ہوا ہے نیز جو کچھ اس عادت میں مبتلا لوگوں کے دیکھنے سے اندازہ لگایا جا سکا ہے۔ اس کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ اس عادت کی وسعت محض اس خفیف قسم کے نشہ یا خمار کی بنا پر ہے۔ جو تمباکو کا استعمال پیدا کرتا ہے۔ اور لوگ اپنے فارغ اوقات کاٹنے یا اپنے فکروں کو غرق کرنے یا یونہی ایک گونہ حالت سکر و خمار پیدا کرنے کی غرض سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ دوسری طرف کسی مذہب نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار نہیں دیا۔ اس لئے بڑی جرأت اور دلیری سے ہر شخص اس عادت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ مرض روز بروز سرعت کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے لیکن غور کیا جائے۔ تو تمباکو کا استعمال اپنے اندر بہت سے دینی اور اخلاقی اور جسمانی اور اقتصادی نقصانات کا حامل ہے۔ جن کی طرف سے کوئی عقلمند اور ترقی کرنے والی قوم آنکھیں بند نہیں کر سکتی:۔

مختصر طور پر تمباکو کے نقصانات مندرجہ ذیل صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

دینی و اخلاقی لحاظ سے نقصان

اول۔ دینی اور اخلاقی لحاظ سے۔

(الف) تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے خمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی مگر بہر حال وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے۔ جو شراب کے تعلق میں اسلام نے بیان کئے ہیں۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تمباکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ تو میں یقین کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کے استعمال سے منع فرماتے۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگرٹ کی صورت میں ہو۔ یا زردہ اور نسوار کی صورت میں۔ انسان کو بسا اوقات ایسی مجلس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔ بے شک اس نقصان کا دروازہ سب صورتوں میں کھلا نہیں ہوتا لیکن بہت سی صورتوں میں اس کا احتمال ضرور ہوتا ہے۔ اور چونکہ حکم کثرت کی بنا پر لگتا ہے۔ اس لئے اس جہت سے بھی اس عادت سے پرہیز لازم ہے:۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں اس نقص کو اکثر لوگ محسوس نہیں کرتے مگر قومی ترقی کے لئے یہ نقص ایک گھن کا حکم رکھتا ہے۔ اور احمدیوں کو تو خاص طور پر اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ہے۔ کہ انت المسیح الذی لایضاع وقتہ۔ یعنی تو خدا کا ایسا مسیح ہے۔ جس کا کوئی وقت ضائع نہیں جائے گا۔

(د) حقہ اور سگرٹ کے استعمال سے مونہہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے اور گو بو خود ایک جسمانی نقص ہے مگر اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے۔ اور اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بو کی حالت میں مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے۔ کہ حقہ اور سگرٹ نوش اعلےٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اس طرح یہ نقص ایک اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

(ھ) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھلاتا ہے:۔

جسمانی لحاظ سے نقصانات

دوم جسمانی لحاظ سے تمباکو کے مندرجہ ذیل نقص سمجھے جا سکتے ہیں۔

(الف) ایک تو وہی مندرجہ بالا نقص یعنی مونہہ میں بو پیدا ہونا جو ہر طبقہ اور ہر سوسائٹی میں ناپسندیدہ سمجھی گئی ہے۔

اور یقیناً صحت پر بھی برا اثر پیدا کرتی ہوگی:۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے گو عارضی طور پر اس چیز کے عادی شخص کو کسی قدر ہوشیاری اور ہمت محسوس ہوتی ہے لیکن اس کا مستقل اور دائمی اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ قوت ارادی کم ہوتی جاتی۔ اور اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں۔ اور یقیناً اگر دوسرے حالات برابر ہوں۔ تو ایک تمباکو کی عادت رکھنے والی قوم کی صحت فی الجملہ اس قوم سے ادنٰے ہوگی۔ جو اس عادت سے محفوظ ہے:۔

(ج) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ حقہ یا سگرٹ وغیرہ سے جو دھوآں انسان کے جسم کے اندر جاتا ہے۔ وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے:۔

(د) زردہ اور نسوار کے استعمال سے مسوڑوں کو بھی نقصان پہونچتا ہے:۔

اقتصادی لحاظ سے نقصان

سوم - اقتصادی لحاظ سے تمباکو کے استعمال کے یہ نقصانات ہیں:۔

(الف) ایک بالکل بے فائدہ اور بے خیر چیز میں مختلف اقوام کا بے شمار روپیہ ضائع چلا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اندازہ کیا جائے۔ تو دُنیا میں ہر سال اربوں روپے کا تمباکو خرچ ہوتا ہوگا۔ اور اغلب یہ ہے۔ کہ اس میں سے کروڑوں روپیہ مسلمان خرچ کرتے ہیں۔ اب دیکھو۔ کہ ایک غریب قوم کے لئے یہ کس قدر بھاری نقصان ہے احمدیوں میں بھی اگر ان کی پنجاب کی آبادی ایک لاکھ سمجھی جائے۔ اور ان میں سے سارے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیس ہزار اشخاص تمباکو اور زردہ وغیرہ کے عادی قرار دیئے جائیں۔ اور فی کس تمباکو کا سالانہ خرچ دو سے لے کر تین روپے تک سمجھا جائے (حالانکہ غالباً اصل خرچ اس سے زیادہ ہوگا) تو صرف پنجاب کے احمدیوں میں تمباکو اور زردہ کی وجہ سے چالیس سے لے کر ساٹھ ہزار روپے تک سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ جو ایک بہت بھاری قومی نقصان ہے:۔

اسی طرح تمباکو نوشی افراد کے مالی نقصان کا بھی باعث ہے۔ کیونکہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ غریب غریب لوگ جنہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ عادت کی وجہ سے تمباکو پر ضرور خرچ کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کی اقتصادی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ مگر وہ اس نقصان کو محسوس نہیں کرتے:۔

(ب) چونکہ حقہ۔ سگرٹ وغیرہ کی وجہ سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے پیشہ ور لوگ اس کی وجہ سے مالی نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ جو کام ایک تارکِ تمباکو چار گھنٹے میں کرتا ہے۔ اسے ایک حقہ نوش عموماً ساڑھے چار گھنٹے میں کرتا ہے۔ اور حساب کرکے دیکھا جائے تو یہ نقصان بھی ایک بھاری قومی نقصان ہے:۔

(ج) تمباکو کی وجہ سے قوتِ ارادی کے کمزور ہو جانے کے نتیجہ میں نسبتی لحاظ سے انسان کے کمانے کی طاقت پر بھی اثر پڑتا ہے:۔

(د) حقہ اور سگرٹ کی وجہ سے آتشزدگی کے حادثات کا احتمال بڑھ جاتا ہے:۔

نقصان سے بچنے کے طریق

الغرض تمباکو کا استعمال ہر جہت سے ضرر رساں اور نقصان دِہ ہے۔ اور جس طرح حقہ اور سگرٹ وغیرہ کی صورت میں تمباکو ایک ظاہری دھوآں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تمباکو اور زردہ کا استعمال افراد و اقوام کے دین اور اخلاق اور صحت اور اموال کو بھی گویا دھوآں بنا کر اڑاتا جا رہا ہے۔ مگر کوئی اس دھوئیں کو دیکھتا نہیں۔ لیکن اب وقت ہے۔ کہ کم از کم احمدی جماعت کے احباب اس نقص کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ جو مندرجہ ذیل صورتوں میں ہوسکتی ہے:۔

(۱) جو لوگ حقہ یا سگرٹ یا زردہ یا نسوار وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہو چکے ہیں ان میں سے جو جو لوگ اس مذموم عادت کو ترک کر سکتے ہوں۔ (اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ حقیقتاً کوئی ایک فردِ واحد بھی ایسا ہو۔ جو اسے ترک نہ کر سکتا ہو) وہ اپنے دلوں میں خدا سے ایک پختہ عہد باندھ کر اس عادت کو یکدم یا آہستہ آہستہ جس طرح بھی توفیق ملے۔ ترک کر دیں مگر بہتر ہے۔ کہ یکدم ترک کریں۔ کیونکہ آہستہ آہستہ ترک کرنے کے طریق میں سستی کا احتمال ہوتا ہے:

(۲) جو لوگ اپنے خیال میں کسی وجہ سے اس عادت کو ترک نہ کر سکتے ہوں۔ مثلاً بوڑھے لوگ جن کو پرانی عادت ہو چکی ہے یا دمہ وغیرہ کے بیمار۔ جنہیں اس کے ترک کرنے سے بیماری کی تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ وہ مندرجہ ذیل دو تجویزیں اختیار کریں:۔

(الف) جہاں تک ممکن ہو۔ اس عادت کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ اور بہر حال اس کی کثرت سے پرہیز کریں:۔

(ب) جب تک اس عادت کے ترک کی توفیق نہیں ملتی۔ کم از کم یہ عہد کریں۔ کہ اپنے بچوں اور دیگر کم عمر عزیزوں کے سامنے تمباکو کے استعمال سے پرہیز کریں گے۔ تاکہ بچوں کو اس کی عادت نہ پڑے۔ نیز ایسے بڑی عمر کے لوگوں کے سامنے بھی تمباکو کا استعمال نہ کریں۔ جو اس کے عادی نہ ہوں۔

(۳) بچے اور نوجوان جو اس عادت میں مبتلا ہوں۔ وہ اس عادت کو یک دم اور کلی طور پر ترک کر دیں۔ کیونکہ انہیں خدا نے طاقت دی ہے۔ اور اس طاقت کا بہترین شکرانہ یہی ہے۔ کہ اس سے نیکی کے رستہ میں فائدہ اٹھایا جائے:۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست جن کو ہر معاملہ میں دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اور جن کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر جہت سے اپنی زندگیوں کو اعلٰے بنائیں۔ وہ اس سراسر نقصان رساں عادت کے استیصال کی طرف فوری توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ اور اگر ایسے دوست جو اس تحریک کے نتیجہ میں تمباکو ترک کریں۔ مجھے بھی اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔ تو میں انشاءاللہ ان کے اسماء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں دعا کی تحریک کے لئے پیش کروں گا۔ بالآخر ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی تحریروں سے چند حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ جن میں تمباکو کے استعمال کو نقصان دِہ قرار دے کر اس سے منع کیا گیا ہے:۔

ارشاداتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) مورخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی۔ کہ وہ پنجوقت نمازیں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے۔ کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا۔ کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ کہ تا دوسروں کے لئے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں حقہ کا ترک اچھا ہے۔ مونہہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس کی بُرائی ظاہر ہوتی ہے۔

(تبلیغ رسالت/فتاویٰ احمدیہ۔ حصہ دوم صفحہ ۵۹ از اشتہار ۲۹ - مئی ۱۸۹۸ء)

(۲) حقہ نوشی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ "اس کا ترک اچھا ہے۔ یہ ایک بدعت ہے۔ اس کے پینے سے مونہہ سے بو آتی ہے۔" (الحکم ۲۸ اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) حدیث میں آیا ہے۔ من حسن الاسلام المرء ترکه ما لا یعنیه یعنی اسلام کا حُسن یہ بھی ہے۔ کہ جو چیز ضروری نہ ہو۔ وہ چھوڑ دی جائے۔ . . . اس طرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں بڑی سادگی یہ ہے۔ کہ انسان ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرضِ محال نہ ہو۔ تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں۔ اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہوجائے۔ تو روٹی تو ملے گی۔ لیکن بھنگ چرس۔ یا اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو۔ مگر کسی ایسی جگہ میں ہو۔ جو قید کے قائم مقام ہو۔ تو پھر بھی مشکلات پیدا ہوجاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان مضر صحت چیزوں کو مفسد ایمان قرار دیا ہے۔ اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے۔ کہ نشوں۔ اور تقوٰے میں عداوت ہے۔

(الحکم ۱۰ - جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

(۴) ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا اور فرمایا اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے اور نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تا وہ ان باتوں کو سنکر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔ . . . . فرمایا اصل میں تمباکو ایک دھوآں ہوتا ہے۔ جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے۔ اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

(۵) " تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا۔ تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء)

(۶) تمباکو کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے۔ کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقوےٰ یہی ہے۔ کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ مونہہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھوآں اپنے اندر داخل کرے۔ اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا۔ تو آپ اجازت نہ دیتے۔ کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے۔ جو کسی نشے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا"

(البدر ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء)

(۷) ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ سنا گیا ہے کہ آپ نے حقہ نوشی کو حرام فرمایا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ تمباکو پینا مانند سؤر اور شراب کے حرام ہے۔ ہاں ایک لغو امر ہے۔ اس سے مومن کو پرہیز چاہیئے۔ البتہ جو لوگ کسی بیماری کے سبب مجبور ہیں۔ وہ بطور دوا و علاج کے استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں۔ (بدر ۲۳ جولائی ۱۹۰۳ء بحوالہ فتاوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲۰۷)

(۸) تمباکو کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے (صراحتاً) کچھ نہیں بتلایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔"

(البدر ۲۴ر جولائی ۱۹۰۳ء)

(۹) فرمایا" انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں۔ جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے۔ بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے۔ اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے"۔

(البدر ۲۸ر فروری ۱۹۰۷ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

(۱۰) تمباکو پینا فضول خرچی میں داخل ہے۔ کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پیئے سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں ایک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتدا ر تمباکو نوشی کی عموماً بری مجلس سے ہوتی ہے۔"

(اخبار بدر ۱۶ر مئی ۱۹۱۲ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۱۱) بدبودار چیزیں مثلاً پیاز وغیرہ کھانا یا کھانا کھانے کے بعد مونہہ صاف نہ کرنا اور کھانے کے ریزوں کا مونہہ میں سڑ جانا اس قسم کی غلاظتوں میں ملوث ہونے والوں کے ساتھ بھی فرشتے تعلق نہیں رکھتے۔ اس ذیل میں حقہ پینے والے بھی آگئے حقہ پینے والے کو بھی صحیح الہام ہونا ناممکن ہے۔

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۱ تقریر حضرت امیر المومنین دسمبر ۱۹۲۰ء)

(۱۲) ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ اگر کسی کے لئے طبیب حقہ بطور دوا تجویز کرے تو کیا کیا جائے۔ حضورؑ نے جواب دیا۔ کہ اگر ایک دو دفعہ پینے کے لئے کہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ مستقل طور پر بتلاتا ہے۔ تو یہ کوئی علاج نہیں۔ جو طبیب خود حقہ پیتے ہیں وہی اس قسم کا علاج دوسروں کو بتلایا کرتے ہیں۔ کوئی ایسی بات جس کی انسان کو عادت پڑ جائے۔ وہ میرے نزدیک بہت مضر اور بعض دفعہ تقویٰ اور دین کو نقصان دیتی ہے۔ (اخبار الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء)

(۱۳) اسکے بعد ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ حقہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے (منہاج الطالبین صفحہ ۱۳ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء)

(۱۴) ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے۔ اس میں شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ نسوار حقہ سب چیزیں شامل ہیں۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۳۷ تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء)

(۱۵) طلباء کو چاہیئے کہ اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں۔ میں نے پہلے ایک بار توجہ دلائی تھی۔ تو اس کا بہت اثر ہوا تھا۔ بعض طلباء جو داڑھیاں منڈاتے تھے۔ انہوں نے رکھ لیں بعض سگریٹ پیتے تھے انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ پھر یہ وبائیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔

(اخبار الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۳۰ء)

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

بیت المال کی طرف سے متعدد بار اعلانات ہو چکے ہیں۔ کہ مرکزی چندہ کے روپیہ کو اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود ان اعلانوں کے بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دوسرے مصارف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچی۔ تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنی قلم مبارک سے تحریر فرمائے۔ جن کو اب احباب کی اطلاع کے لئے بطور اعلان شائع کیا جاتا ہے۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی۔ کیونکہ انتظام اس طرح درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی خواہ بامید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔

ناظر بیت المال قادیان

منہاجِ نبوت والی خلافت اور عزل خلفاء کا سوال

حدیثِ نبوی اور اجماعِ امت کا قطعی فیصلہ

شیخ عبدالرحمٰن مصری کا خیال ہے کہ خلفاء راشدین میں سے ہر ایک معزول کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو معزول کرنا ممکن تھا۔ جماعت احمدیہ کا یہ دعوٰے ہے۔ کہ خلفائے راشدین میں سے کوئی بھی معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی خلفاء اربعہ کا عزل ممکن تھا۔ گزشتہ بیانات کے علاوہ آج میں اپنے دعوے کی صداقت اور شیخ صاحب کے زعم کے ابطال کے لئے حدیثِ نبوی کا ایک اور قطعی فیصلہ پیش کرتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ کو "خلافة علیٰ منهاج النبوة" کے لفظ سے ذکر فرمایا ہے۔ یعنی وہ خلافت جو نبوت کے طریق پر ہوگی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافتِ راشدہ اور ملوکیت میں امتیاز کیا ہے۔ فرمایا۔ میرے بعد معاً خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی۔ بعد ازاں "ملک عاض" ہوگا۔ یعنی ایسی حکومت ہوگی جو نبوت کے راستے پر پورے طور پر گامزن نہ ہوگی۔ منہاج نبوت والی خلافت کا زمانہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرما دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سفینہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"الخلافة ثلاثون سنة ثم تكون ملكا ثم يقول سفينة امسك خلافة ابي بكر سنتين وخلافة عمر عشرة وعثمان اثنتي عشرة وعلي ستة"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن ص۴۶۳)

یعنی خلافت راشدہ تیس برس تک ہوگی پھر بادشاہت کا رنگ آ جائیگا۔ راوی حضرت سفینہؓ کہتے ہیں۔ کہ اس حساب کے مطابق دو سال حضرت ابوبکرؓ کی خلافت رہی۔ دس برس حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ ہوا۔ اور بارہ سال تک حضرت عثمانؓ کی خلافت رہی۔ اور چھ برس حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔ یعنی تیس سال پورے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ خلافت راشدہ یا منہاج نبوت والی خلافت کا زمانہ تیس برس تک ممتد تھا۔ جو شخص یہ وہم کرتا ہے۔ کہ وہ خلافت صرف دو برس کے لئے تھی۔ یقیناً غلط کار ہے۔ حضرت سفینہؓ کی تشریح سے ثابت ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ اس زمانہ میں صرف خلفاء اربعہ کو منہاج نبوت والی خلافت کا مصداق سمجھتے تھے۔ اور پیشگوئی کے مطابق ان کا زمانہ بھی تیس برس بنتا ہے۔ اس بات پر ساری امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ کہ خلفاء اربعہ کی خلافت منہاج نبوت والی خلافت تھی۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ اگرچہ حضرت امام حسنؓ بھی چند ماہ کے لئے خلیفہ ہوئے۔ لوگوں نے ان کی بیعت بھی کی۔ مگر چونکہ وہ خلافت سے دست بردار ہو گئے۔ اس لئے امت کی اصطلاح "خلفاء اربعہ" ہی قرار پائی۔ اور انہی کو خلافت راشدہ کا حامل اور منہاج نبوت والی خلافت کا مصداق مانا گیا۔ گویا امت محمدیہ نے بتا دیا کہ اگرچہ حضرت امام حسنؓ نے محض اجتہادی رائے کے مطابق خود علیحدگی اختیار کی تھی کسی نے ان کو معزول نہ کیا تھا۔ لیکن بہرحال وہ ان خلفاء میں شمار نہیں ہو سکتے۔ جو منہاج نبوت والی خلافت کے اہل ہوتے ہیں۔ کیونکہ منہاج نبوت والی خلافت کا خلیفہ نہ خود دست بردار ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی معزول کیا جا سکتا ہے۔ سب لوگ خلفاء اربعہ ہی کہتے ہیں۔ خلفاء خمسہ نہیں کہتے۔

پس معزول خلیفہ تو کجا خود مستعفی ہونے والا خلیفہ بھی منہاج نبوت کی خلافت کا مصداق نہیں۔ بالفاظ دیگر خلفاء راشدین میں سے کوئی خلیفہ ہرگز معزول نہیں کیا جا سکتا۔

منہاج نبوت پر خلافت کے ہونے کے یہی معنے ہیں۔ کہ وہ خلافت ہر پہلو سے نبوت کے رنگ میں رنگین ہوگی۔ چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے:۔

"قوله علی منهاج النبوة ای علی طریقتها الصوریة والمعنویة"

کہ خلافت کے منہاج نبوت پر ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ ٹھیک طور پر نبوت کے طریق پہ ہوگی۔ ظاہری رنگ میں بھی اور باطنی رنگ میں بھی۔ حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ ایسی خلافت دورِ اول میں تیس برس تک رہی۔ اور خلفائے اربعہ کی خلافت اسی رنگ کی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلفاء راشدین تھے پس نہ وہ معزول کئے جا سکتے تھے۔ اور نہ معزول ہوئے۔ اور اگر ان کے عزل کا امکان تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ نبیوں کا عزل بھی ممکن ہے۔ کیونکہ یہ خلفاء منہاج نبوت پر خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی احکام میں نبیوں کے مشابہ تھے۔ اگر نبی کا عزل ناممکن ہے تو ان خلفاء کا عزل بھی ناممکن ہے۔ اور اگر ان خلفاء کا عزل ممکن ہے۔ تو پھر نبی کا عزل بھی ممکن ماننا پڑے گا۔ چونکہ نبی کا عزل قطعاً ناممکن ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین یا منہاج نبوت والی خلافت کے خلفاء کا عزل بھی قطعاً ناممکن ہے۔ ہاں مقام کے لحاظ سے اتنا فرق ہے کہ نبی کے عزل کے دعویدار اور اس کے لئے کوشش کرنے والے کافر ہوتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے براہِ راست انتخاب کو فسخ کرنا چاہتے ہیں۔ اور منہاج نبوت والی خلافت کے خلیفہ کے عزل کے دعویدار اور اس کے لئے کوشش کرنے والے فاسق ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے بالواسطہ انتخاب کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ درحقیقت دونوں ہی نعمت خداوندی کو رد کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن مقام کے لحاظ سے فرق ہے۔ فرمایا ومن کفر بعد ذالک فاولئك هم الفاسقون

غرض خلفاء اربعہ کی تیس سالہ خلافت کا امکان عزل تسلیم کرنا قرآن مجید۔ احادیث اجماع صحابہ۔ طریقہ امت محمدیہ اور عقل کے صریح خلاف ہے۔ جبکہ شیخ صاحب خلفاء اربعہ کی خلافت کو منہاج نبوت والی خلافت تسلیم کرنے پر مجبور رہیں۔ تو ان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔ کہ ان کے امکان عزل کو درست قرار دیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ شیخ مصری صاحب کو خلافت ثانیہ کی عداوت کے باعث یہ ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ جن سے روز بروز ان کی پردہ دری ہو رہی ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مباحثہ راولپنڈی پر تبصرہ

حقیقت اور مجاز کی بحث

مباحثہ راولپنڈی میں غیر مبایع مناظر کی بحث کا تمام مدار اس بات پر تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے متعلق لکھا ہے سمیت نبیاً من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ۔ یعنی میرا نام اللہ نے نبی مجاز کے طریق پر رکھا ہے نہ حقیقت کے طریق پر۔

اس غلطی کے ازالہ کے لئے کہ مجازی نبوت پانے والا نبی نہیں ہوتا۔ ہمارے مناظر نے کئی امثلہ کے ذریعہ ثابت کیا۔ کہ محولہ حوالہ میں علی وجہ الحقیقت نبوت سے انکار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ مجازی نبی نبی نہیں ہوتا۔ چنانچہ لکھا۔

(۱) قرآن مجید کہتا ہے۔ ان الحکم الا للہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اصل حاکم خدا ہی ہے۔ اور باقی سب حاکم مجازی حاکم ہیں۔ کیا اس سے آپ یہ کہدیں گے۔ کہ کوئی حاکم ہی نہیں۔ اسی طرح اصل اطاعت اور اصل ایمان اللہ پر ہی ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کی اطاعت نہ کرو۔ ان پر ایمان نہ لاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۲) یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے۔ جس کی قرآن و حدیث میں خبر دی گئی (ازالہ اوہام ص۲۹۱)

فرمایئے۔ کیا حضرت اقدس قرآن و حدیث کے رو سے مسیح موعود تھے یا نہیں جب کہ "مسیح ہندوستان کے ص۱۱۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو حقیقی مسیح موعود قرار دیا ہے۔

پھر غیر مبایع مناظر کو دکھایا ہے کہ ایک رنگ میں حقیقی اور مجازی دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس طرح مسیح موعود کے مجازی مسیح ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ بواسطہ فیضان محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مسیح موعود ہیں اسی طرح بواسطہ فیضان محمدی مجازی نبی ہیں۔ یعنی مجازی کا لفظ دونو جگہ واسطہ اور ذریعہ حصولِ مقام مسیحیت اور مقام نبوت کے اظہار کے لئے ہے۔ ورنہ نفسِ نبوت کے لحاظ سے جس طرح آپ "مسیح ہندوستان میں" کی تحریر کے مطابق حقیقی مسیح موعود ہیں اسی طرح نفسِ نبوت کے لحاظ سے حقیقی نبی ہیں۔

پھر حقیقت اور مجاز سمجھانے کے لئے تیسری مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے یہ پیش کی ہے۔ کہ:-

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے۔ جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۵)

اور لکھا ہے فرمایئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب حقیقی آدم تھے۔ تو حضرت آدم ابوالبشر مجازی آدم ہوئے۔ لہٰذا وہ آپ کے نظریہ کے رو سے آدم نہ ہوئے۔ بلکہ روحانی معنوں میں بھی اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام نبیوں کو مجازی آدم قرار دیا ہے کیا اس سے نفی کرنا مراد ہے۔

چوتھی مثال مجاز و حقیقت کی حقیقت کو مبرہن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے یہ پیش کی ہے۔

"کہ وہ کتابیں (تورات۔ انجیل۔ زبور) حقیقی کتابیں نہیں تھیں۔ بلکہ وہ صرف چند روز کا رروائی تھی۔ حقیقی کتاب دنیا میں ایک ہی آئی۔ (قرآن مجید) جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی۔"

پانچویں مثال یہ تحریر کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو محض امی تھا۔" (اربعین نمبر ۲ ص۱۶)

چھٹی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر پیش کی۔ کہ:-

"کامل اور حقیقی مہدی دنیا میں صرف ایک ہی آیا ہے جس نے بغیر اپنے رب کے کسی استاد سے ایک حرف نہیں پڑھا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۷۶)

یہ مثالیں بیان کرنے کے بعد غیر مبایع مناظر سے پوچھا۔ کیا اب آپ کے قول کے مطابق نہ تورات انجیل الہامی کتابیں تھیں اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی مہدی ہے۔ گویا ہمارے مناظر نے ان امثلہ کے ذریعہ سمجھایا کہ جب تورات و انجیل اور زبور کو باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک لحاظ سے حقیقی کتابیں نہیں لکھا۔ دوسرے لحاظ سے حقیقی الہامی کتابیں مانا جاتا ہے اور پھر باوجودیکہ ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حقیقی مہدی قرار دیا ہے۔ پھر بھی غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو واقعی مہدی معہود مانتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ کا مجازی مہدی ہونا آپ کو مہدویت کے مقام سے نہیں گراتا تو آپ کا اپنے تئیں مجازی نبی لکھنا کس طرح آپ کے واقعی نبی ہونے کی نفی کر سکتا ہے۔ یہ دلائل ایسے زبردست تھے کہ غیر مبایع مناظر ان کے مقابلہ میں قلم توڑ گیا۔ اور وہ ان میں سے کسی ایک حوالہ کی تردید میں ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا۔ ہاں تمام حوالہ جات پیش کردہ کے مقابلہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف ایک حوالہ پیش کیا۔ مگر وہ بھی سراسر ہماری تائید میں ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"اے نادانو میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

اس حوالہ سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ مجازی نبوت نبوت نہیں۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجازی نبوت سے مراد آپ کی یہ ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ ہاں آپ کا دعویٰ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو کثرت مکالمہ مخاطبہ کی نعمت دی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی اصطلاح کے مطابق یہ نبوت ہے۔ پس اگر اس حوالہ سے کچھ ثابت ہوا تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجازی نبی ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ بواسطہ فیضان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور خدا کے حکم اور اس کی اصطلاح کے مطابق نبی ہیں۔ خواہ کوئی لفظی بحث میں پڑ کر خدا کی اس مقرر کردہ اصطلاح سے انحراف کرے اور خدا کے اس حکم کو ٹال دے مگر غیر مبایع

229

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

No.	Name	Place
151	Musa Sb S/o Kobina Giahin	Africa
152	Dawood " " Amuansah	"
153	Easa " " Amuansah	"
154	Abdul Karim Sb S/o Kojo Essiah	"
155	Yusuf Sb S/o Dawood	"
156	Baker " " Kweku Eduam	"
157	Easa " " Kweku Busumafe	"
158	Shuaib " " Dawood	"
159	Yaqub " " Kweku Dum	"
160	Ibrahim " " Easa	"
161	Hawah Sahibah D/o Kwamin Suansah	"
162	Sarah " " Kofi Andam	"
163	Maryam " " Kwamina	"
164	Hasana " " Kwa panfu	"
165	Salamat " " Kobina fua	"
166	Usman Sb S/o Koomkom	"
167	Abdul Wahab Sb S/o Kweku Entsee	"
168	Hajira Sahibah D/o Kwesi Appoo	"
169	Hanet " " Gaw Mbrow	"
170	Fatima " " Ibrahim K. Baa	"
171	Hawa " " Kweku Amu	"
172	Ayesha " " Cheif Kofi Andoful	"
173	Asato " " Abudu Kwamin	"
174	Salamat Sahibah	"
175	Fatima Sahibah	"
176	Qasim Sb S/o Eqyie	"
177	Farid " " Kwamin Morfoe	"
178	Zainab Sahibah D/o Salamat	"
179	Mohamad Sb S/o Kojo Adubofuo	"
180	Samuail " " Yaw Bobio	"
181	Mohamad " " Osei Kweku	"
182	Hawa Sahibah D/o Kweku Ju	"
183	Abdullah Sahib S/o Kofi	"
184	Mohamad " " Kobina	"
185	Ibrahim " " Kofie	"
186	Wife of Mohd Din Ahmadi	Kampala Africa
187	Ibrahim Bangura Sahib	Africa.
188	Isaac Kamara "	"
189	Ibrahim Bangura "	"
190	Abdullah Habi "	"
191	Isaac Contah "	"
192	Abu Bakr Amara "	"
193	Abu Sesay "	"
194	Alhaji "	"
195	Foday Isaac "	"
196	Fassinah Turay "	"
197	Alfa Kamara "	"
198	Saidu Bai Kamra "	"
199	Saidu Turay "	"
200	Musa K. Ibrahim "	"
201	Pakumrabai Bundu Sahib	"
202	Sori Ibrahim Sb. Sierraleone	"
203	Abdullah Ragbo	"
204	Bashirud Din Khan Sb	Myoungmya Burma
205	Abdul Karim Sb	Zanjibar Africa.
206	Bushra Begam Sahibah	Kampala "
207	Abdul Hamid Sahib	Lagoos "
208	Ismail Sb S/o Saeed	Gold Coast "
209	Mohammad Sb S/o Dawood "	"
210	Komrabai Bundu Sb	Sierraleone "
211	Pakih Djamin Sb.	Java.
212	Abdul Djalil "	"
213	Mohammad Yasin Sahib	"
214	Qasimah Sahibah	Batavia. "
215	Abdul Karim Sahib "	"
216	Sinan Saipana " "	"
217	Mohammad Ali " "	"
218	Mohammad Nasir "	"
219	Hean Sahib "	"
220	Doip " "	"
221	Ninggoer " "	"
222	Selim Sahib "	"

(باقی)

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی ماہوار تبلیغی رپورٹ

۵۵ نفوس احمدیت میں داخل ہوئے

ماہ دسمبر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲۷ دیہات میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۱۳۶ لیکچر دئے گئے۔ ۲۶۳۴ افراد نے ان لیکچروں میں شمولیت اختیار کی۔ ۵۵ نفوس سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے مورخہ ۱۶ دسمبر۔ ایک مجلس مشاورت منعقد کی گئی۔ تمام چیف۔ رؤساء اور مبلغین تشریف لائے۔ بعض امور مہمہ زیر بحث لائے گئے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں نے اپنے اپنے صیغہ جات کی سہ ماہی کارگزاری کی رپورٹ مجلس کے سامنے پیش کی۔ اس ملک کی اہم پیداوار کوکو ہے۔ بلکہ ملک کی دولت کا انحصار ہی اسی پر ہے۔ اور اکثر زمینداروں کی آمد کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ امسال تجار اور کسانوں کے مابین بعض ناخوشگوار حالات نمودار ہونے کی وجہ سے کوکو کی خرید و فروخت بالکل بند ہے۔ اور کاروباری دنیا کو خطرناک صدمہ پہنچنے کے علاوہ کسانوں کی حالت بھی دگرگوں ہو رہی ہے۔ عام ملک میں بے کاری کا دور دورہ ہے۔ موجودہ کساد بازاری کا جماعت کے چندوں پر اثر انداز ہونا ایک طبعی امر ہے۔ جس سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ بالا حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے چندہ خاص کی اپیل بذریعہ مجلس مشاورت تمام جماعت سے کی۔ کارکنان جماعت نے فوراً میری آواز پر لبیک کہی۔ اور نہایت قربانی اور ایثار کا نمونہ ظاہر کرتے ہوئے بعض نے اپنی تمام تنخواہ اور بعض نے نصف اور چند نے تہائی حصہ مشاہرہ بطور چندہ خاص ادا کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء گویا جملہ احمدی کارکنان کی اس قربانی کے نتیجہ میں کم و بیش ۳۰۰ سو روپیہ ماہوار جماعت کو بچت ہو گئی۔ مجلس مشاورت دو دن تک قائم رہی۔ خاکسار نے تین بار مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ دیگر مبلغین نے بھی وقتاً فوقتاً مفید نصائح کیں۔

ماہ زیر رپورٹ میں بوجہ خرابی صحت میں باہر دورہ پر جا نہیں سکا۔ عید الفطر کے موقعہ پر طلباء سکول اور اساتذہ کو مختلف دیہات میں عید پڑھانے کے لئے روانہ کیا گیا۔

حتی الوسع ہر روز خاکسار بعد نماز فجر قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس سالٹ پانڈ میں دیتا رہا۔ طلباء مبلغین کلاس کو اسباق دیئے جاتے رہے۔ مبلغین اپنی یومیہ ڈائری باقاعدہ بھیجتے رہے۔ جنہیں زیر مطالعہ لایا جاتا رہا۔ بالآخر جملہ احباب سے معروض ہوں۔ کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صداقت احمدیت سے تاریک دلوں کو منور کرے اور حاملان پیغام اسلام کی عمروں میں برکت ڈالے۔

خاکسار:۔ نذیر احمد مبشر سیالکوٹی
مبلغ گولڈ کوسٹ

کشمیر ریلیف فنڈ کے چندہ کی طرف توجہ کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کشمیر ریلیف فنڈ کا کام شروع ہے۔ یہ اطلاع احباب کو بارہا ہو چکی ہے۔ اور حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ احباب کو کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ تا کشمیر کے غرباء کا کام جاری رہے۔

سید بشیر احمد صاحب سکرٹری مال برج درکس کوٹری سندھ لکھتے ہیں:۔

کہ آپ کی چٹھی احباب کوٹری سندھ کو سنائی گئی تھی۔ اطلاعاً عرض ہے کہ اس ماہ سے انشاء اللہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ باقاعدہ آیا کرے گا۔ نیز پچھلے چند ماہ میں اس فنڈ کا جو روپیہ نہیں بھیجا گیا۔ وہ بقایا بھی جماعت نے ادا کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ بقایا چندہ اپریل تک ادا کر دیا جائے گا۔ اور آئندہ باقاعدہ چندہ بھیجا جائے گا۔ جماعت کے تمام افراد کو چاہیئے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ جو ایک پائی فی روپیہ آمد پر ہے۔ باقاعدہ بھیجتے رہیں۔ دفتر کشمیر ریلیف فنڈ کی طرف سے احباب کو اس بارہ میں یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ بعض احباب کو یہ شبہ ہے۔ کہ کشمیر کا کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بند فرما دیا ہے۔ حالانکہ حضور کی طرف سے کوئی اعلان نہیں ہوا۔ احباب کو اس وقت تک یہ خفیف چندہ جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک حضور کی طرف سے کوئی اعلان نہ ہو۔ جن جماعتوں یا افراد کے ذمہ کشمیر ریلیف فنڈ کا بقایا ہے۔ ان کو جہاں بقایا ادا کرنا چاہیئے۔ وہاں آئندہ بھی باقاعدہ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ ادا کرنا چاہیئے۔

(فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

ایک اشتہاری مجرم کی گرفتاری

حال میں موضع صلاح پور متصل قادیان سے ایک اشتہاری مجرم پورن سنگھ کو رات کے وقت بارش کے دوران میں پولیس تھانہ کاہنووان نے گرفتار کیا ہے۔ اس گاؤں میں ایک دفعہ پہلے پولیس پر حملہ ہو چکا ہے۔ اور اب بھی اشتہاری مجرم نے جان توڑ مقابلہ کیا۔ اور اس کے حامی بھی تیز آلات لے کر نکل آئے۔ لیکن پولیس نہایت ہوشیاری سے گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کامیابی میں بہت بڑا حصہ سید حیدر حسین صاحب ہیڈ کانسٹیبل تھانہ کاہنووان کا ہے جنہوں نے بڑی بہادری اور جرأت دکھائی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس مجرم نے قریب کے ایک گاؤں کی ایک مسلمان لڑکی زبردستی اپنے گھر ڈالی ہوئی ہے۔ اسکے وارثان کئی بار پولیس سے دادرسی کی درخواستیں کر چکے ہیں۔ مگر پولیس نے کوئی توجہ نہ کی۔ چونکہ یہ ایک صریح ظلم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ [illegible] (نامہ نگار)

(فرزند علی ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

ایک ایڈیٹر کی ضرورت

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے لئے ایک ایسے ایڈیٹر کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مولوی فاضل اور میٹرک پاس ہو۔ جامعہ احمدیہ سے پاس شدہ کو ترجیح دی جائیگی انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی میں بخوبی ترجمہ کر سکنے پر قادر ہو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر اور مسائل سے کماحقہٗ واقف ہو مضمون نویسی کا کام خوب کر سکے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں ایڈیٹر ریویو انگریزی کو جلدی بھجوا دیں۔

ایڈیٹر ریویو انگریزی۔ قادیان۔

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب [illegible]

230

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

شریف بہو بیٹیوں کو باسلیقہ اور ہنرمند بنانے کے لئے یہ بہترین چیز ہے۔ زنانہ اسکولوں میں لڑکیاں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اونی ۔ سوتی ۔ ریشمی کپڑوں پر پھول پتے گلکاری وغیرہ کشیدہ کا کام دنوں کا گھنٹوں میں بآسانی طے ہوسکتا ہے۔ شریف لڑکیوں کا شغل امیرزادیوں کا سنگار غریب عورتوں کا روزگار ہے۔ کشیدہ سکھانے کی کتاب ہمراہ مفت ملے گی۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ محصولڈاک ۸ روپے کے خریدار کو محصولڈاک معاف

پتہ:- یونین امپورٹ کمپنی ہاپوڑ یو۔پی

یہ ایک حقیقت ہے

کہ جس چہرہ پر داغ دھبہ اور کیلیں جیسی نامراد مرض ہو وہ صرف دوسروں کو ہی برا نہیں لگتا۔ بلکہ خود کو بھی برا محسوس ہوتا ہے۔

← ایکنی کیور پوڈر

بفضلہ تعالےٰ آپ کے چہرہ کو ایسا ہی صاف ستھرا کردے گا۔ جیسا دھوبی میلا کپڑا صاف کردیتا ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت صرف ۱۲/ مکمل علاج کیلئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ

پتہ:- ڈاکٹر سید امتیاز حسین پاک پٹن شہر ضلع منٹگمری

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں کبھی مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رح علامہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں وکشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کرسکتے ہیں بحمد للہ یہ دواخانہ رحمانی سنہ ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت ومشورہ سے قائم شدہ ہے اور ان دنوں بہ سرپرستی ونگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۱ ر کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدکرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائے گی۔

پتہ:- عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی ۔ قادیان

پارہ کی گولی

پارہ کی گولی بنانا آسان کام نہیں۔ کیونکہ پارہ ایسی چیز ہے۔ جہاں آگ کے نزدیک گئی فرار ہوگئی۔ اس چیز کی گولی بنانا صرف سنیاسیوں کا کام ہے۔ ہم نے ۳۵ سال کے تجربہ کے بعد اس گولی کا اشتہار دیا ہے۔ یہ گولی جریان کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قوت باہ اور امساک پیدا کرنے میں لاثانی ہے۔ دودھ کو جوش دیتے وقت گولی کو دودھ میں ڈالدیں۔ اور گولی کو دودھ سے نکال کر دودھ پی لیا کریں۔ تو دودھ ہضم ہوگا اور خوب طاقت پیدا ہوگی۔ اگر کسی عورت کو ماہواری ایام کھل کر نہ آتے ہوں تو دودھ میں گولی ڈال کر دودھ کو جوش دیکر پلائیں۔ متواتر تین دن پلانے سے ایام کھل کر آئینگے۔ حاملہ عورت کو وضع حمل کے وقت بچہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ تو گولی کو گرم دودھ میں جوش دیکر ایک دفعہ پلادیں۔ بہت آسانی سے بچہ پیدا ہوگا۔ حلوائی اگر دودھ جوش دیتے وقت گولی کو دودھ میں ڈالدیں تو دو دن تک دودھ خراب ہونے سے بچ رہیگا۔ گولی کو پاکٹ میں رکھنے سے بدن اور کپڑوں میں جوئیں نہیں پڑتیں۔ گرمیوں میں سفر کے وقت گولی کو منہ میں رکھنے سے پیاس نہیں لگتی۔ یہ گولی عمر بھر کام دیتی ہے قیمت دو تولہ کی گولی ۲ عہ تین تولہ کی گولی ۱۲ عہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ حکیم غلام محمد سنیاسی شفاخانہ دروازہ بھگتانوالہ متصل اکھاڑہ کلو پہلوان امرتسر

اعلان

ایسے دوست جن کے ہاں .A.C بجلی ہے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ بجلی کے ہر قسم کے سامان کیلئے خواہ وہ کسی کمپنی کا ہو۔ ہمارے ساتھ خط وکتابت کریں۔

ہم انشاء اللہ تعالےٰ انہیں سستی سے سستی قیمت پر مہیا کردینگے۔

ہم جاپان والوں سے میز کے پنکھوں کے متعلق خط وکتابت کر رہے ہیں۔ جو دوست جاپانی میز کے پنکھے خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ ہمیں ابھی سے اطلاع دیدیں نیز دس روپے پیشگی ساتھ بھجوادیں۔ تاکہ ہم مناسب تعداد منگوالیں

جنرل سروس کمپنی قادیان

مفرح یاقوتی
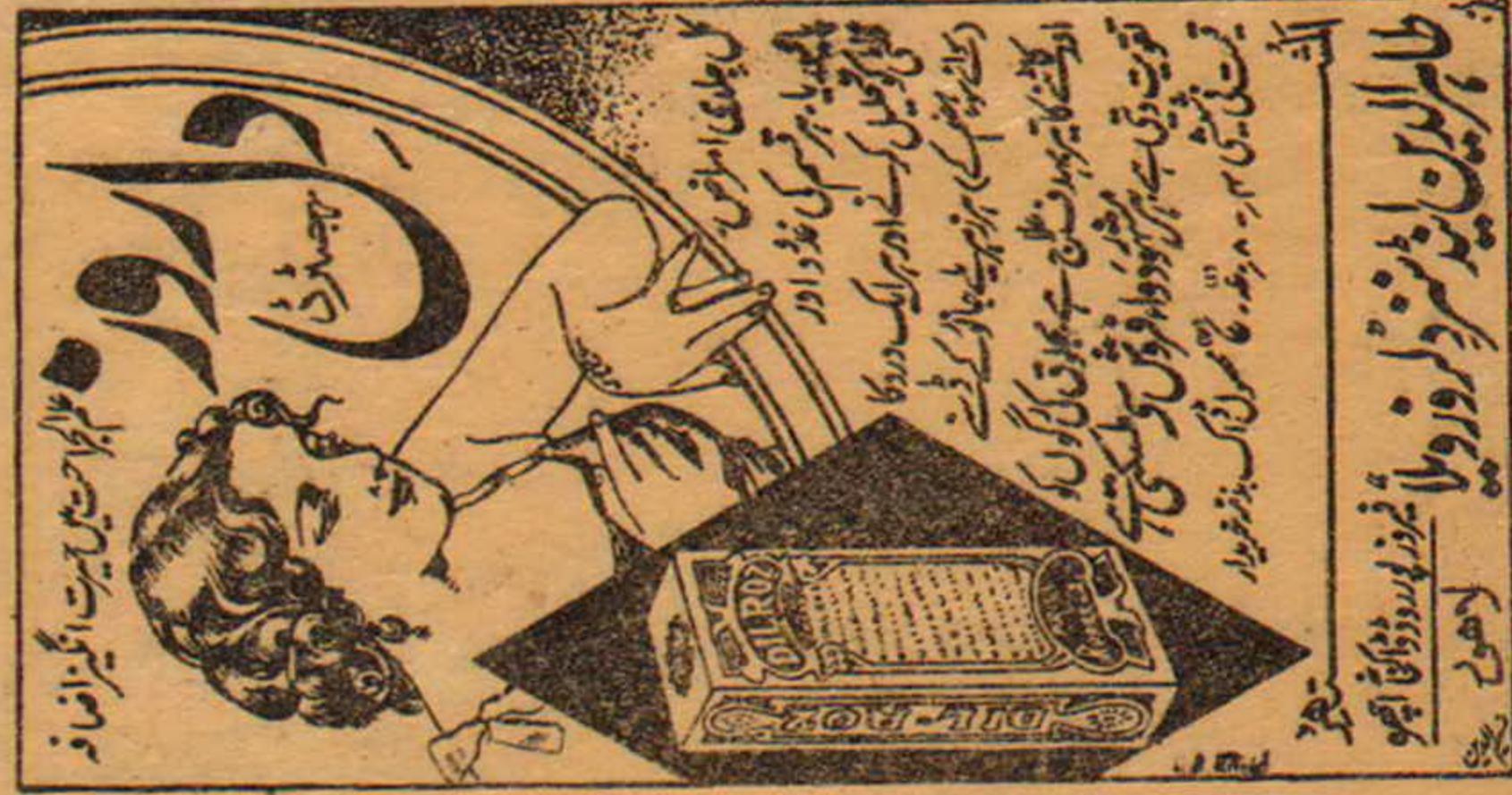
شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

ہر مرد وعورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھائیے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی مقوی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیائی ترکیب انگور۔ سیب وغیرہ میوہ جات کا رس اور مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف وتوصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ فروری۔ کل رات مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے استعفیٰ دیدیا۔ استعفیٰ پر غور کرنے کے لئے ۱۰ بجے رات کو کیبنٹ کی میٹنگ ہوئی۔ جو نصف گھنٹہ رہی۔ ڈاؤننگ سٹریٹ میں ڈیڑھ ہزار اشخاص جمع تھے۔ جب مسٹر ایڈن میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ تو ان کا نعروں سے خیر مقدم کیا گیا۔ ہجوم میں سے بعض نے کہا۔ کہ اپنی پوزیشن پر قائم رہو۔

شیلانگ ۲۱ فروری۔ آج بعض ممبران اسمبلی نے موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں سپیکر کی اجازت سے پیش کیں۔ دن بھر کی بحث کے بعد عدم اعتماد کی تحریک صرف ایک ووٹ سے گر گئی۔ تحریک کے حق میں ۹۴ اور خلاف ۵۰ ووٹ تھے۔

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی وزراء کے استعفیٰ سے جو نازک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے حل کرنے کے لئے امید افزا حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ منگل وار کو وزیر ہند جو بیان پارلیمنٹ میں دیں گے۔ اس میں گورنمنٹ کے رویہ کی وضاحت کر دینگے لیکن چونکہ آج کل وہاں کے حالات پیچیدہ ہیں۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے معاملات کا فیصلہ وائسرائے پر چھوڑ دیا جائے گا۔ اور جونہی وزراء اپنے اپنے صوبہ میں پہنچیں گے۔ ان سے مصالحت کے لئے گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

کراچی ۲۰ فروری۔ سندھ گورنمنٹ نے سرکاری محکموں مثلاً ریونیو پبلک ورکس اور پولیس وغیرہ کی از سر نو تنظیم کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جس میں ظاہر کیا ہے کہ از سر نو تنظیم سے ۲۹۳۶۵۰۰ روپے سالانہ کی بچت ہو سکتی ہے۔

پشاور ۲۱ فروری۔ سرحدی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں خانپور ہزارہ کے حلقہ سے مسلم لیگ کا امیدوار راجہ منوچہر خان کانگرسی امیدوار کے مقابلہ میں کامیاب ہو گیا۔ راجہ منوچہر خان کو ۳۷۹ ووٹ ملے جو کانگرسی امیدوار کے مقابلہ میں بقدر ۵۹۲ زیادہ ہیں۔

میرٹھ ۲۱ فروری۔ آج مسٹر محمد علی جناح نے مسلمانان میرٹھ کے ایڈریس کے جواب میں کہا۔ کہ استخلاص وطن کے لئے مسلمان ہندوستان کی دوسری اقوام کے دوش بدوش مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے ساتھ ماتحتوں یا کمزوروں کا سا سلوک کیا جائے۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تجارتی بورڈ کے ساتھ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی گفت و شنید جاری ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ عام ترجیحات سے متعلق موجودہ گفت و شنید کا خاتمہ ہفتہ عشرہ تک اطمینان بخش طریق پر ہو جائے گا۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ارادہ ہے کہ مارچ کے پہلے ہفتہ تک ہندوستان واپس آ جائیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ کپڑے اور روئی سے متعلق گفت و شنید عنقریب ہندوستان میں مکمل کی جائے گی اور تجارتی معاہدہ جون میں مرتب ہوگا۔

وٹھل نگر ۲۱ فروری۔ انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۱ ویں اجلاس کی آخری نشست آج ختم ہو گئی۔ تین دنوں میں کانگرس نے ۱۷ قراردادیں منظور کیں۔ جن میں فیڈریشن۔ کسان۔ اقلیتوں کے حقوق۔ قومی تعلیم۔ چین اور فلسطین سے قراردادیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ لارڈ لوتھین نے "ٹائمز" لنڈن میں ایک مکتوب شائع کرایا ہے۔ کہ قانون و نظم و نسق کے قیام کی ذمہ داری وزراء پر عائد ہوتی ہے اگر وہ اس میں ناکام رہے تو ان کی پوزیشن کمزور ہو جائے گی اور وہ خود بدنام ہونگے گورنروں کو ان امور میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ وزراء عوام کے نمائندے ہیں۔ اگر ان کے اقدام میں مداخلت کی جائے تو ان کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے معاملہ میں وزراء کو اپنی خوشی پوری کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔ جب اس کی وجہ سے برطانی مفاد کو کوئی خطرہ لاحق ہو تو گورنر اس میں مداخلت کر سکتے ہیں۔

کوئٹہ ۲۱ فروری۔ دو برطانی عورتوں نے گذشتہ اگست میں موٹر پر برطانیہ سے کلکتہ اور واپسی سفر کرنا شروع کیا تھا۔ اب وہ اپنے واپسی سفر پر کوئٹہ پہنچ گئی ہیں۔ ان کی راستے میں ہندوستان کی سڑکیں موٹر سفر کے لئے بہت اچھی ہیں۔

ہنکاؤ ۱۹ فروری۔ شمالی چین میں جاپانی افواج اس وقت تک ۲ لاکھ ۷۰ ہزار مربع میل پر قابض ہو چکی ہیں یہ رقبہ جاپان کے رقبہ سے کچھ ہی کم ہے وسطی چین میں بھی جاپانی فوج اس وقت تک ۲۷ ہزار مربع میل پر قبضہ کر چکی ہے

شنگھائی ۲۰ فروری۔ مانچوکو سے ۷۰ ہزار فوج چین کو بھیج دی گئی ہے۔ جاپان کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ روس جنگ چین و جاپان میں مداخلت نہیں کرے گا۔

ہنکاؤ ۱۹ فروری۔ چینی فوج نے جاپانیوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے دریائے زرد کے مشہور ترین پل کو جو تین میل لمبا ہے ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ دریائے زرد کے شمال میں چین کی فوج ریلوے کی حفاظت کر رہی ہے۔ لیکن جاپانی فوج نے اس پر دباؤ ڈال رکھا ہے۔ اور یہ فوج سخت خطرہ میں ہے

امرتسر ۲۱ فروری۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک شخص مرزا قمر بیگ کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند فرد جرم عائد کر دیا۔ یہ شخص اس الزام میں گرفتار ہے۔ کہ اس نے ماہ نومبر میں مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث پر حملہ کیا تھا۔

مدراس ۲۱ فروری۔ اورگام کی سونے کی کان میں ایک چٹان کے پھٹنے سے ایک مستری اور پانچ قلی ہلاک ہو گئے اور چار دیگر اشخاص مجروح ہوئے

لنڈن ۲۱ فروری۔ مسٹر ایڈن کے جانشین کے متعلق آج اعلان نہیں کیا جا سکیگا۔ کیونکہ وزیر اعظم تمام معاملہ بادشاہ کے روبرو رکھنے والے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ اروِن) یا وزیر اعظم خود وزیر خارجہ بنیں گے۔

ہری پورہ ۲۱ فروری۔ کانگرس کے اجلاس کے دوران میں ۳۵۰۰۰۰۰ الفاظ کے پریس ٹیلیگرام بھیجے گئے۔ گویا اوسطاً ۴ لاکھ الفاظ روزانہ بھیجے جاتے رہے۔ اس کے علاوہ ہری پورہ پوسٹ آفس سے دو ہزار سے زائد عام تار بھیجے گئے کام کو تیز رفتاری سے سرانجام دینے کے لئے ۷ تیز رفتار پرنٹنگ ٹیلیگراف مشینیں اور متعدد ہینڈ سگنیلنگ مشینیں استعمال کی گئیں۔ جن کے ذریعہ بمبئی۔ لاہور۔ نئی دہلی۔ کلکتہ۔ ناگپور۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ الہ آباد اور کراچی کو براہ راست پیغامات بھیجے جا سکتے تھے۔ فیض پور کانگرس کیمپ میں ۷ ٹیلیفون تھے۔ مگر ہری پورہ میں ۳۶ ٹیلیفون لگائے گئے۔

مدراس ۲۱ فروری۔ مدراس گورنمنٹ نے ۴۰ غیر سیاسی قیدیوں کو ان کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کر دیا ہے

مدراس ۲۱ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند مسٹر سیتھا نندن۔ آئی۔ سی۔ ایس کو برما میں بطور ایجنٹ گورنمنٹ ہند بھیج رہی ہے تاکہ وہ وہاں کے ہندوستانی مزدوروں کے مفاد کا خیال رکھیں۔

پٹنہ ۲۱ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ اخبارات میں شائع شدہ اس رپورٹ میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بذریعہ ٹیلیفون پٹنہ طلب کیا تھا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی